21517 ـ اذان كى مشروعيت

سوال

اذان كى مشروعيت كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اذان كا لغوى معنى اعلام كے ہيں.

اورشرعيت ميں اذان نماز كے وقت كا معلوم كرانے كو كہتے ہيں.

ديكهيں: مجموع الفتاوى (22 / 72).

رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كے دور ميں ايك صحابى كى خواب كو مد نظر ركھتے ہوئے مدينہ ميں اذان مشروع ہوئى.

عبد الله بن زيد بن عبد ربہ رضى الله تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" جب رسول كريم صلى الله عليہ وسلم ناقوس پر متفق ہو گئے حالانكہ عيسائيوں كى بنا پر اسے ناپسند كرتے تھے، ميں رات سويا ہوا تھا كہ خواب ميں ايك شخص ميرے پاس سے گزرا، اس پر دو سبز كپڑے تھے اور اس كے ہاتھ ميں ناقوس تھا، راوى كہتے ہيں: ميں نے اسے كہا: اے الله كے بندے كيا تم يہ ناقوس فروخت كرو گے ؟

اس نے كہا تم اس كا كيا كروگے ؟

راوى كہتے ہيں: ميں نے كہا: ہم اس كے ساتھ نماز كے ليے بلائيں گے، وہ كہنے لگا: كيا ميں تجھے اس سے بہتر چيز نہ بتاؤں ؟

ميں نے كہا: كيوں نہيں، وہ كہنے لگا: تم يہ كلمات كہنا كرو: الله اكبر .... (اذان كے آخر تك)...

راوى كہتے ہيں: جب صبح ہوئى تو ميں رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كے پاس آيا اور اپنى خواب ميں جو كچھ

دیکھا تھا وہ بیان کر دیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ان شاء اللہ یہ خواب حق ہے، اٹھو بلال کو یہ کلمات سکھاؤ کیونکہ وہ تجھ سے زیادہ بلند آواز والا ہے.

راوی کہتے ہیں: میں بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ اٹھا اور اسے یہ کلمات سکھانے لگا اور انہوں نے ان کلمات کے ساتھ اذان کہی، جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے گھر یہ اذان سنی تو وہ اپنی چادر کھینچتے ہوئے آئے اور کہنے لگے:

اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں نے بھی اسی طرح کی خواب دیکھی تھی.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ "

سنن ترمذی حدیث نمبر (189) سنن ابو داود حدیث نمبر (499) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (706).

اس حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (1 / 189) اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (4 / 572) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے تمام المنۃ صفحہ نمبر (145) میں صحیح قرار دیا ہے.

اذان فرض کفایہ ہے، چنانچہ ہر علاقے اور شہر کے لوگوں میں کوئی شخص اذان کہے تا کہ لوگوں کو نماز کے وقت کا علم ہو جائے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

اذان شہر اور علاقے میں فرض کفایہ ہے، اور اسی طرح اقامت بھی، جب نماز ادا کرنے کا ارادہ ہو تو نماز شروع کرنے سے قبل اقامت کہے، اور اگر کوئی شخص بغیر اذان اور اقامت کے بھول کر یا جہالت وغیرہ کی وجہ سے نماز شروع کر دے تو اس کی نماز صحیح ہے، اور اسی طرح اگر فجر کی اذان میں " الصلاۃ خیر من النوم " کے کلمات رہ جائیں تو نماز صحیح ہے، چاہے وقت باقی بھی ہو.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ والبحوث العلمیۃ والافتاء (6/ 54).

اذان کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں، جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

" مؤذن کی آواز جن و انس اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ روز قیامت اس کی گواہی دے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (609).

واللہ اعلم .